السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص جو سود کو جائز کہتا ہے (جس کا تذکرہ پہلے سوال میں کیا جاچکا ہے۔) کیا اس کی اقتداء میں نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہئے کہ سود کی حرمت قطعی ہے اوراس پر اجماع ہے۔ لہذا جو شخص سود کو عمداہر حالت میں حلالاو جائز سمجھے گا وہ بلاشبہ کافر ہے، پھر جو شخص کافر (اسلام سے خارج) ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کمالا یخفی

باقی مذکورہ صورت میں (یعنی بحالت اضطرار سود کے استعمال کو جائز سمجھنے والے) ایسے شخص کی اقتدا میں نماز جائز ہے کیونکہ مذکورہ شخص سود کو ہر صورت میں جائز نہیں سمجھتا بلکہ وہ شخص اضطراری صورت میں جائز سمجھتا ہے۔ چونکہ پہلے سوال کے جواب میں تفصیل کے ساتھ عرض کیا گیا کہ سود بحالت اضطرار جائز ہے کیونکہ اضطراری حالت کو عام حکم سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ لہذا ایسے شخص کو کافر نہیں کہا جائے گا اوراس کے پیچھے بشرطیکہ صحیح العقیدہ ہو نماز جائز ہے وہ شخص اس مسئلہ کی وجہ سے امامت سے خارج نہیں ہوسکتا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ راشدیہ]

صفحہ نمبر 470

محدث فتویٰ